

MANUU pays glowing tributes to the “ideologue”

Maulana Azad a beacon of Hindu Muslim Unity

[November 11, 2019](#) [Muduvai Hidayathulla](#)

Hyderabad: Glowing tributes were paid to Maulana Abul Kalam Azad, the legendary Freedom icon and first education minister of independent India on his birth anniversary today at Maulana Azad National Urdu University (MANUU). Government of India has declared the occasion as National Education Day. The University is named after him.



political evolution, the noted scholar declared that personality of his statute inspires generations.

Eminent Historian, Prof. Rizwan Qaiser, , Dept. of History and Culture, Jamia Millia Islamia described Maulana Azad as an ideologue of Hindu-Muslim Unity who opposed the partition of the country tooth & nail. Delivering the Azad Memorial lecture on the last day of Azad Day Celebrations at MANUU, Prof. Qaiser, compared the genius of Maulana Azad with Aristotle & Plato. Maulana Azad’s foot prints on the political, literary & cultural canvas of India are indelible, he remarked. Presenting a vivid picture of Maulana Azad’s ideological &

Prof. Rizwan Qaiser’s lecture “*Siasat, Taleem aur Saqafat : Maulana Abul Kalam Azad aur Hindustani Qaumiyyat ky tameer*” (*Politics, Education and Culture: Maulana Abul Kalam Azad and the Making of the Indian Nation*) was well received by the audience with rapt attention.

Speaking about Maulana Azad’s contribution as Education Minister, Prof. Qaiser, reminded that he established the network of Indian Institutes of Technology (IITs) in 1951. Founded Sahitya Academy, Sangeet Natak Academy & Lalita Kala Academy to provide common platform to the diverse literary & cultural heritage of India. This in fact is a celebration of diversity, Prof. Qaiser quipped.

Maulana Azad also started Indian Council for Cultural Relations, specifically for Middle Eastern & Muslim countries to tell them about the presence of large number of Muslims in India.

Prof. Ayub Khan, Pro Vice-Chancellor, presiding over the lecture, described Maulana Azad as an epitome of humanity & sacrifice. Maulana Azad’s life & political leadership give us the lesson to assimilate with different shades of opinions, he said.

Earlier, the programme organized by the Centre for Urdu Culture Studies (CUCS) started at 10.30 at DDE auditorium with recitation of Quran by Mr. Atif Imran. Prof. Mohd. Zafaruddin, Director, Centre & Chairperson, celebrations committee welcomed & introduced the guest and also presented a report on Azad Day celebrations 2019.

An audio visual tribute by Instructional Media Centre was also part of the programme.

Prof. Noushad Husain, Incharge Registrar proposed vote of thanks. Mr. Anis Azmi, Chief Consultant, CUCS conducted the proceedings.

MANUU pays glowing tributes to Moulana Azad

Hyderabad, Nov 11 (INN): Glowing tributes were paid to Maulana Abul Kalam Azad, the legendary Freedom icon and first education minister of independent India on his birth anniversary today at Maulana Azad National Urdu University (MANUU). Government of India has declared the occasion as National Education Day. The University is named after him.

Eminent Historian, Prof. Rizwan Qaiser, Dept. of History and Culture, Jamia Millia Islamia described Maulana Azad as an ideologue of Hindu-Muslim Unity who opposed the partition of the country tooth & nail. Delivering the Azad Memorial lecture on the last day of Azad Day Celebrations at MANUU, Prof. Qaiser, compared the genius of Maulana Azad with Aristotle & Plato. Maulana Azad's foot prints on the political, literary & cultural canvas of India are indelible, he remarked. Presenting a vivid picture of Maulana Azad's ideological & political evolution, the noted scholar declared that personality of his statute inspires generations.

Prof. Rizwan Qaiser's lecture "Siasat, Taleem aur Saqafat : Maulana Abul Kalam Azad aur Hindustani Qaumiyyat ky tameer" (Politics, Education and Culture: Maulana Abul Kalam Azad and the Making of the Indian Nation) was well received by the audience with rapt attention.

Speaking about Maulana Azad's contribution as Education Minister, Prof. Qaiser, reminded that he established the network of Indian Institutes of Technology (IITs) in 1951. Founded Sahitya Academy, Sangeet Natak Academy & Lalita Kala Academy to provide common platform to the diverse literary & cultural heritage of India. This in fact is a celebration of diversity, Prof. Qaiser quipped.

Maulana Azad also started Indian Council for Cultural Relations, specifically for Middle Eastern & Muslim countries to tell them about the presence of large number of Muslims in India.

Prof. Ayub Khan, Pro Vice-Chancellor, presiding over the lecture, described Maulana Azad as an epitome of humanity & sacrifice. Maulana Azad's life & political leadership give us the lesson to assimilate with different shades of opinions, he said.

Earlier, the programme organized by the Centre for Urdu Culture Studies (CUCS) started at at DDE auditorium with recitation of Quran by Atif Imran. Prof. Mohd. Zafaruddin, Director, Centre & Chairperson, celebrations committee welcomed & introduced the guest and also presented a report on Azad Day celebrations 2019.

An audio visual tribute by Instructional Media Centre was also part of the programme.

Prof. Noushad Husain, Incharge Registrar proposed vote of thanks. Anis Azmi, Chief Consultant, CUCS conducted the proceedings.

مولانا آزاد ایک عہد ساز شخصیت، ہندوستانی مسلمانوں کے لیے مشعل راہ

ملک کے پہلے وزیر تعلیم کی نظریہ سازی کو زبردست خراج تحسین، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں پروفیسر رضوان قیصر کا آزاد میموریل لکچر



مولانا ابوالکلام آزاد ایک عظیم فلسفی، ماہر تعلیم اور ماہر سائنیات رہے۔ انہوں نے صرف اپنے بل بوتے پر بہت کچھ سیکھا۔ مولانا آزاد کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گاندھی جی اپنی ہر اہم تقریر میں مولانا آزاد کا ذکر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد اور مدن موہن مالویہ نے انگریزی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ پروفیسر نوشاد حسین، رجسٹرار انچارج نے شکر یہ ادا کیا۔ پروفیسر محمد ظفر الدین، صدر شعبہ، یوم آزاد تقاریب نے تقاریب پر رپورٹ پیش کی، خیر مقدم کیا اور مہمان کا تعارف کروایا۔ جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، مرکز مطالعات اردو ثقافت نے کارروائی چلائی۔ جناب عاطف عمران کی قرأت کلام پاک اور ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ابتداء میں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کی جانب سے ایک مولانا آزاد کو ایک ویڈیو کے ذریعہ خراج پیش کیا گیا۔

اور ہندو۔ مسلم بھائی چارہ کے ذریعہ ملک کی آزادی کا حصول ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد جب مولانا آزاد وزیر تعلیم بنے تو انہوں نے تعلیمی نظام کے استحکام کے لیے دو کمیشن قائم کیے۔ یونیورسٹی/کالج تعلیمی کمیشن اور ثانوی تعلیم کمیشن۔ دونوں اداروں کی کارکردگی آج کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مولانا نے ہندوستان کے ادنیٰ اور ثقافتی تنوع کو مشورہ کہ پلیٹ فارم فراہم کرنے کی فرض سے سہا پتہ اکیڈمی، مللت کلا اکیڈمی اور سنگیت تانک اکیڈمی جیسے اداروں کی داغ بیل ڈالی۔ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان اور یہاں کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے انڈین کونسل فار کلتچرل ریلیشنز قائم کیا۔ پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ مولانا آزاد کو شخص خراج پیش کرنا کافی نہیں۔ ان کے پیام اور نظریات کو سمجھتے ہوئے ان سے تحریک حاصل کرنا ضروری ہے۔ پروفیسر ایوب خان، پرووائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ

حیدرآباد (پریس ریلیز) مولانا ابوالکلام آزاد ایک تاریخ ساز شخصیت ہی نہیں بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے لیے مشعل راہ بھی ہیں۔ انہوں نے جدوجہد آزادی اور ملک کی آزادی کے بعد شاندار کارناموں کی میراث چھوڑنے کے ساتھ ایک اہم نظریہ ساز کے طور پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ ایسی شخصیت کو صرف خراج پیش کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں ان سے تحریک حاصل کرنی چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر رضوان قیصر، شعبہ تاریخ و ثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے آج ڈی ڈی ائی آڈیٹوریئم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کیمپس میں مولانا آزاد یادگاری خطبہ بعنوان "سیاست، تعلیم اور ثقافت: مولانا ابوالکلام آزاد اور ہندوستانی قومیت" دیتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ایوب خان، پرووائس چانسلر نے صدارت کی۔ مولانا آزاد کی نظریہ ساز شخصیت کے ارتقاء کا جائزہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ الہلال کے دور میں مولانا نے جن نظریات کی اشاعت کی ان میں یہ بات واضح تھی کہ اسلام اور غلامی دو متضاد چیزیں ہیں وہ ایک نہیں ہو سکتیں، اقلیت اور اکثریت کا فیصلہ افراد کی تعداد پر نہیں بلکہ کارناموں پر ہوتا ہے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے دوری نہیں بلکہ دوستی کرنی چاہیے۔ اس طرح مولانا آزاد نے جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد کو جدوجہد آزادی سے جوڑا وہیں ان کے پست ہوتے حوصلوں کو بلندی عطا کی اور بتایا کہ مسلمانوں کے اسلاف نے ملک کی ترقی و ترقی میں اپنا خون پینہ بہایا ہے

مولانا آزاد ایک عہد ساز شخصیت، مسلمانوں کیلئے مشعل راہ

ملک کے پہلے وزیر تعلیم کوز بردست خراج۔ پروفیسر رضوان قیصر کا آزاد میموریل لکچر



حیدرآباد، 11 نومبر (پریس نوٹ) مولانا ابوالکلام آزاد ایک تاریخ ساز شخصیت ہی نہیں بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے لیے مشعل راہ بھی ہیں۔ انہوں نے جدوجہد آزادی اور ملک کی آزادی کے بعد شاندار کارناموں کی میراث چھوڑنے کے ساتھ ایک اہم نظریہ ساز ideologue کے طور پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ ایسی شخصیت کو صرف خراج پیش کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں ان سے تحریک حاصل کرنی چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز اسکالر پروفیسر رضوان قیصر، شعبہ تاریخ و ثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے آج ڈی ڈی ای آڈیو ریم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کیمپس میں مولانا آزاد یادگاری خطبہ بعنوان ”سیاست، تعلیم اور ثقافت: مولانا ابوالکلام آزاد اور ہندوستانی قومیت“ دیتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے صدارت کی۔ مولانا آزاد کی نظریہ ساز شخصیت کے ارتقاء کا جائزہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ الہلال کے دور میں مولانا نے جن نظریات کی اشاعت کی ان میں یہ بات واضح تھی کہ اسلام اور غلامی دو متضاد چیزیں ہیں وہ ایک نہیں ہو سکتیں، اقلیت اور اکثریت کا فیصلہ افراد کی تعداد پر نہیں بلکہ کارناموں پر ہوتا ہے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے دوری نہیں بلکہ دوستی کرنی چاہیے۔ اس طرح مولانا آزاد نے جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد کو جدوجہد آزادی سے جوڑا ہے ان کے پست ہوتے حوصلوں کو بلندی عطا کی اور بتایا کہ مسلمانوں کے اسلاف نے ملک کی ترقی و تعمیر میں اپنا خون پسینہ بہایا ہے اور ہندو-مسلم بھائی چارہ کے ذریعہ ملک کی آزادی کا حصول ممکن ہے۔ پروفیسر رضوان قیصر نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ عمومی طور پر مولانا آزاد کے سیاسی نظریات کے آغاز کو 1912 میں الہلال کی اشاعت سے مربوط سمجھا جاتا ہے جبکہ وہ 1906ء میں ہی جدوجہد آزادی سے جڑ چکے تھے۔ مولانا آزاد اس وقت کے مجاہدین آزادی کو جو عمومی طور پر یہ سمجھتے تھے کہ مسلمان تحریک آزادی سے وابستہ نہیں ہیں، کو یہ سمجھانے میں کامیاب رہے کہ مسلمان بھی اس جنگ میں ان کی طرح شریک ہیں۔ انہوں نے ابتداء میں الہلال میں کہا کہ مسلمان خود قائد بن کر جدوجہد آزادی کی کمان سنبھالیں۔ لیکن بعد میں ان کا یہ نظریہ بدل گیا اور انہوں نے برادران وطن کے ساتھ مل کر جدوجہد آزادی میں حصہ لینے پر زور دیا۔ جب 1916 میں رانچی میں انہیں نظر بند کر دیا گیا تو انہوں نے وہاں ایک مدرسہ قائم کیا جس کے قیام کا مقصد مسلمانوں کی تیاری تھا۔ اس مدرسے میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس، ریاضی، جغرافیہ جیسے مضامین کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا۔ مدرسہ کے قیام کے لیے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے تعاون کیا۔ گاندھی جی نے جب خلافت اور عدم تعاون تحریک چلائی تو اس وقت مولانا آزاد نے ہندو-مسلم اتحاد کو اسلام کے بین الاقوامی نظریہ سے جوڑتے ہوئے ”تحلیقی سیاست“ کا مظاہرہ کیا۔ مولانا آزاد نے ہندو-مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے

بیٹاقی مدینہ کی مثال پیش کی اور کہا کہ ملک کی آزادی کے لیے یہی طریقہ کار اپنانا ضروری ہے۔ وہ دو قومی نظریہ کے سخت مخالف تھے اور وفاقی حکومت چاہتے تھے۔ آج ملک میں وفاقی حکومت کی کامیابی ان کے نظریہ کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ آزادی کے بعد جب مولانا آزاد وزیر تعلیم بنے تو انہوں نے تعلیمی نظام کے استحکام کے لیے دو کمیشن قائم کیے۔ یونیورسٹی/کالج/تعلیمی کمیشن اور ثانوی تعلیم کمیشن۔ دونوں اداروں کی کارکردگی آج کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مولانا نے ہندوستان کے ادبی اور ثقافتی تنوع کو مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرنے کی غرض سے سابقہ اکیڈمی، اللت کلا اکیڈمی اور سنگیت ناٹک اکیڈمی جیسے اداروں کی داغ بیل ڈالی۔ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان اور یہاں کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے انڈین کونسل فار کچلر ریلیشنز قائم کیا۔ پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ مولانا آزاد کو محض خراج پیش کرنا کافی نہیں۔ ان کے پیام اور نظریات کو سمجھتے ہوئے ان سے تحریک حاصل کرنا ضروری ہے۔ پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد ایک عظیم فلسفی، ماہر تعلیم اور ماہر لسانیات رہے۔ انہوں نے صرف اپنے مل بوتے پر بہت کچھ سکھا۔ مولانا آزاد کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گاندھی جی اپنی براہم تقریر میں مولانا آزاد کا ذکر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد اور مدن موہن مالویہ نے انگریزی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ پروفیسر نوشاد حسین، رجسٹرار انچارج نے شکر یہ ادا کیا۔ پروفیسر محمد ظفر الدین، صدر نشین، یوم آزاد تقاریب نے تقاریب پر رپورٹ پیش کی، خیر مقدم کیا اور مہمان کا تعارف کروایا۔ جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، مرکز مطالعات اردو و ثقافت نے کارروائی چلائی۔ جناب عاطف عمران کی قرأت کلام پاک اور ترجمہ سے پردہ گرام کا آغاز ہوا۔ ابتداء میں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کی جانب سے ایک مولانا آزاد کو ایک ویڈیو کے ذریعہ خراج پیش کیا گیا۔

مولانا آزاد ایک عہد ساز شخصیت، ہندوستانی مسلمانوں کیلئے مشعل راہ

ملک کے پہلے وزیر تعلیم کی نظریہ سازی کو زبردست خراج، مانو میں پروفیسر رضوان قیصر کا آزاد میموریل لکچر

ہے تو انہوں نے تعلیمی نظام کے استحکام کے لیے دو کمیشن قائم کیے۔ یونیورسٹی کالج تعلیمی کمیشن اور ثانوی تعلیم کمیشن۔ دونوں اداروں کی کارکردگی آج کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مولانا نے ہندوستان کے ادبی اور ثقافتی تنوع کو پیش نظر رکھ کر پلیٹ فارم فراہم کرنے کی غرض سے سابقہ اکیڈمی، ملٹ ٹیل ڈبلیو اور اکیڈمی اور اکیڈمی کے لیے انڈین کونسل فار اداریوں کی داغ بیل ڈالی۔ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان اور یہاں کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے انڈین کونسل فار کچھلر ریلیشنز قائم کیا۔ پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ مولانا آزاد کو شخص خراج پیش کرنا کافی نہیں۔ ان کے پیام اور نظریات کو سمجھتے ہوئے ان سے تحریک حاصل کرنا ضروری ہے۔ پروفیسر ایوب خان، پرو واکس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد ایک عظیم فلسفی، ماہر تعلیم اور ماہر لسانیات رہے۔ انہوں نے صرف اپنے بل بوتے پر بہت کچھ کیا۔ مولانا آزاد کی قدرو منزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گاندھی جی اپنی براہم تقریر میں مولانا آزاد کا ذکر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد اور مدن موہن مالویہ نے انگریزی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ پروفیسر نوشاد حسین، رجسٹرار انچارج نے شکر یہ ادا کیا۔ پروفیسر محمد ظفر الدین، صدر نقشبند، یوم آزاد قاریب نے تقاریب پر رپورٹ پیش کی، خیر مقدم کیا اور مہمان کا قافحہ کر دیا۔ جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، مرکز مطالعات اردو ثقافت نے کارروائی چلائی۔ جناب عاطف عمران کی قرأت کلام پاک اور ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ابتدا میں انسٹرکشنل میڈیا سٹرکی جانب سے ایک مولانا آزاد کو ایک ویڈیو کے ذریعہ خراج پیش کیا گیا۔



سکان سنیا لیس۔ لیکن بعد میں ان کا یہ نظریہ بدل گیا اور انہوں نے برادران وطن کے ساتھ مل کر جدو جہد آزادی میں حصہ لینے پر زور دیا۔ جب 1916 میں راجپتی میں انہیں نظر بند کر دیا گیا تو انہوں نے وہاں ایک مدرسہ قائم کیا جس کے قیام کا مقصد محکمہ تعلیم کی تیاری تھا۔ اس مدرسے میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس، ریاضی، جغرافیہ جیسے مضامین کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا۔ مدرسہ کے قیام کے لیے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے تعاون کیا۔ گاندھی جی نے جب خلافت اور عدم تعاون تحریک چلائی تو اس وقت مولانا آزاد نے ہندو مسلم اتحاد کو اسلام کے بین الاقوامی نظریہ سے جوڑتے ہوئے ”تحقیقی سیاست“ کا مظاہرہ کیا۔ مولانا آزاد نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے بیٹان مدینہ کی مثال پیش کی اور کہا کہ ملک کی آزادی کے لیے سب طریقہ کار اپنانا ضروری ہے۔ وہ دو قومی نظریہ کے سخت مخالف تھے اور وفاقی حکومت چاہتے تھے۔ آج ملک میں وفاقی حکومت کی کامیابی ان کے نظریہ کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ آزادی کے بعد جب مولانا آزاد وزیر تعلیم

اور غلامی دو متضاد چیزیں ہیں وہ ایک نہیں ہو سکتیں، اقلیت اور اکثریت کا فیصلہ افراد کی تعداد پر نہیں بلکہ کارناموں پر ہونا ہے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے دوری نہیں بلکہ دوستی کرنی چاہیے۔ اس طرح مولانا آزاد نے جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد کو جدو جہد آزادی سے جوڑا وہیں ان کے پیٹ ہونے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ مسلمانوں کے اسلاف نے ملک کی ترقی و تعمیر میں اپنا خون پسینہ بہلایا ہے اور ہندو مسلم بھائی چارہ کے ذریعہ ملک کی آزادی کا حصول ممکن ہے۔ پروفیسر رضوان قیصر نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ عمومی طور پر مولانا آزاد کے سیاسی نظریات کے آقا کو 1912 میں الہلال کی اشاعت سے مراد سمجھا جاتا ہے جبکہ وہ 1906ء میں ہی جدو جہد آزادی سے بڑھ چکے تھے۔ مولانا آزاد اس وقت کے مجاہدین آزادی کو عمومی طور پر یہ سمجھتے تھے کہ مسلمان تحریک آزادی سے وابستہ نہیں ہیں، کو یہ سمجھانے میں کامیاب رہے کہ مسلمان بھی اس جنگ میں ان کی طرح شریک ہیں۔ انہوں نے ابتدا میں الہلال میں کہا کہ مسلمان خود قدامتدین کر جدو جہد آزادی کی

حیدرآباد، 11 نومبر (پریس نوٹ) مولانا ابوالکلام آزاد ایک تاریخ ساز شخصیت ہی نہیں بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے لیے مشعل راہ بھی ہیں۔ انہوں نے جدو جہد آزادی اور ملک کی آزادی کے بعد شاندار کارناموں کی میراث چھوڑنے کے ساتھ ایک اہم نظریہ ساز ideologue کے طور پر اپنا ہونا مایا ہے۔ اس کی شخصیت کو صرف خراج پیش کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں ان سے تحریک حاصل کرنی چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز اسکالر پروفیسر رضوان قیصر، شیعہ تاریخ و ثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے آج ڈی ڈی ای او یونیورسٹی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، کمپس میں مولانا آزاد یا گاندھی خطبہ بعنوان ”سیاست، تعلیم اور ثقافت: مولانا ابوالکلام آزاد اور ہندوستانی قومیت“ دیتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ایوب خان، پرو واکس چانسلر نے صدارت کی۔ مولانا آزاد کی نظریہ ساز شخصیت کے ارتقاہ کا جائزہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ الہلال کے دور میں مولانا نے جن نظریات کی اشاعت کی ان میں یہ بات واضح تھی کہ اسلام

مولانا آزاد ایک عہد ساز شخصیت، ہندوستانی مسلمانوں کیلئے مشعل راہ

ملک کے پہلے وزیر تعلیم کی نظریہ سازی کو خراج، پروفیسر رضوان قیصر کا آزاد میموریل لکچر

حیدرآباد نے 1 نومبر (پریس نوٹ) مولانا ابوالکلام آزاد ایک تاریخ ساز شخصیت ہی نہیں بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے لیے مشعل راہ بھی ہیں۔ انہوں نے جدوجہد آزادی اور ملک کی آزادی کے بعد شاندار کارناموں کی میراث چھوڑنے کے ساتھ ایک اہم نظریہ ساز



اتحاد کو اسلام کے بین الاقوامی نظریہ سے جوڑتے ہوئے ”وفاقی سیاست“ کا مظاہرہ کیا۔ مولانا آزاد نے ہندو-مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے بیٹاؤں کی مثال پیش کی اور کہا کہ ملک کی آزادی کے لیے یہی طریقہ کار اپنانا ضروری ہے۔ وہ دو قومی نظریہ کے سخت مخالف تھے اور وفاقی حکومت چاہتے تھے۔ آج ملک میں وفاقی حکومت کی کامیابی ان کے نظریہ کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ آزادی کے بعد جب مولانا آزاد وزیر تعلیم بنے تو انہوں نے تعلیمی نظام کے استحکام کے لیے دو کمیشن قائم کیے۔ یونیورسٹی/کانگریس کمیٹی اور نیشنل کمیٹی۔ دونوں اداروں کی کارکردگی آج تک سے دیکھی جاسکتی ہے۔ مولانا نے ہندوستان کے ادبی اور ثقافتی تنوع کو مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرنے کی غرض سے سہ ماہیہ ایڈیٹیو، اللت کلا ایڈیٹیو اور شگیت تاگک ایڈیٹیو جیسے اداروں کی داغ بیل ڈالی۔ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان اور یہاں کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے انٹرنیشنل فار چائلڈ ریلیشنز قائم کیا۔ پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ مولانا آزاد کو محض خراج پیش کرنا کافی نہیں۔ ان کے پیام اور نظریات کو سمجھتے ہوئے ان سے تحریک حاصل کرنا ضروری ہے۔ پروفیسر ایوب خان، پروو آف جاسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد ایک عظیم فلسفی، ماہر تعلیم اور ماہر لسانیات رہے۔ انہوں نے صرف اپنے غل بولتے پر بہت کچھ سیکھا۔ مولانا آزاد کی قدردانی منزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گاندھی جی اپنی ہر اہم تقریر میں مولانا آزاد کا ذکر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد اور مدن موہن مالویہ نے انگریزی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ پروفیسر نوشاد حسین، رجسٹرار اراچھار نے شکر یہ ادا کیا۔ پروفیسر محمد ظفر الدین، صدر نشین، یوم آزاد تقاریب نے تقاریب رپورٹ پیش کی، خیر مقدم کیا اور مہمان کا تعارف کروایا۔ جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، مرکز مطالعات اردو ثقافت نے کارروائی چلائی۔ جناب عاطف عمران کی قرأت کلام پاک اور ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ابتداء میں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کی جانب سے ایک مولانا آزاد کو ایک ویڈیو کے ذریعہ خراج پیش کیا گیا۔

ideologue کے طور پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ ایسی شخصیت کو صرف خراج پیش کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں ان سے تحریک حاصل کرنی چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار مسز اسکار پروفسر رضوان قیصر، شعبہ تاریخ و ثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے آج ڈی ڈی ای آڈیٹوریٹم، مولانا آزاد یونیورسٹی، یونیورسٹی کمپس میں مولانا آزاد یادگاری خطبہ بعنوان ”سیاست، تعلیم اور ثقافت: مولانا ابوالکلام آزاد اور ہندوستانی قومیت“ دیتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ایوب خان، پروو آف جاسلر نے صدارت کی۔ مولانا آزاد کی نظریہ ساز شخصیت کے ارتقاء کا جائزہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر رضوان قیصر نے کہا کہ الہلال کے دور میں مولانا نے جن نظریات کی اشاعت کی ان میں یہ بات واضح تھی کہ اسلام اور غلامی دو متضاد چیزیں ہیں وہ ایک نہیں ہو سکتیں، اقلیت اور اکثریت کا فیصلہ افراد کی تعداد پر نہیں بلکہ کارناموں پر ہوتا ہے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے دوری نہیں بلکہ دوستی کرنی چاہیے۔ اس طرح مولانا آزاد نے جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد کو جدوجہد آزادی سے جوڑا وہیں ان کے پست ہونے کو حوصلوں کو بلند عطا کی اور بتایا کہ مسلمانوں کے اسلاف نے ملک کی ترقی و تعمیر میں اپنا خون پیشہ بہایا ہے اور ہندو-مسلم بھائی چارہ کے ذریعہ ملک کی آزادی کا حصول ممکن ہے۔ پروفیسر رضوان قیصر نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ عمومی طور پر مولانا آزاد کے سیاسی نظریات کے آغاز 1912ء میں الہلال کی اشاعت سے مربوط سمجھا جاتا ہے جبکہ 1906ء میں ہی جدوجہد آزادی سے جڑ پکے تھے۔ مولانا آزاد اس وقت کے جاہلین آزادی کو عمومی طور پر یہ سمجھتے تھے کہ مسلمان تحریک آزادی سے وابستہ نہیں ہیں، کو یہ سمجھانے میں کامیاب رہے کہ مسلمان بھی اس جنگ میں اُن کی طرح شریک ہیں۔ انہوں نے ابتداء میں الہلال میں کہا کہ مسلمان خود قائدین کہ جدوجہد آزادی کی کمان سنبھالیں۔ لیکن بعد میں ان کا یہ نظریہ بدل گیا اور انہوں نے برادران وطن کے ساتھ مل کر جدوجہد آزادی میں حصہ لینے پر زور دیا۔ جب 1916ء میں راجگی میں انہیں نظر بند کر دیا گیا تو انہوں نے وہاں ایک مدرسہ قائم کیا جس کے قیام کا مقصد

Glowing tributes paid to Azad

Hyderabad: On the birth anniversary of Maulana Abul Kalam Azad the Maulana Azad National Urdu University (MANUU) paid tributes to the first education minister of independent India. Eminent historian and Professor Rizwan Qaiser, Department of History and Culture, Jamia Millia Islamia, described Maulana Azad as an ideologue of Hindu-Muslim Unity who opposed the partition of the country tooth and nail. Professor Qaiser's lecture on "Siasat, Taleem aur Saqafat : Maulana Abul Kalam Azad aur Hindustani Qaumiyat ky tameer" (Politics, Education and Culture: Maulana Abul Kalam Azad and the Making of the Indian Nation) was well received by the audience with rapt attention.

Professor Ayub Khan, Pro Vice-Chancellor, presiding over the lecture, described Maulana Azad as an epitome of humanity and sacrifice. Maulana Azad's life and political leadership give us the lesson to assimilate with different shades of opinions, he said.

An audio-visual tribute by Instructional Media Centre was also part of the programme.



'Maulana Azad's footprints on Indian canvas are indelible'

SPECIAL CORRESPONDENT
HYDERABAD

Maulana Abul Kalam Azad's footprints on the political, literary and cultural canvas of India are indelible, noted Rizwan Qaiser, eminent historian and professor of history and culture at the Jamia Millia Islamia, as he presented a vivid picture of Maulana Azad's ideological and political evolution.

Delivering the Azad Memorial lecture on 'Siasat, Taleem aur Saqafat: Maulana Abul Kalam Azad aur Hindustani Qaumiyat ky tameer' (Politics, Education and Culture: Maulana Abul Kalam Azad and the Making of the Indian Nation), Prof. Qaiser compared the genius of Maulana Azad with Aristotle and Plato and said the stature of his personality inspires generations.

He reminded that Maulana Azad established the network of IITs in 1951, founded Sahitya Akademi, Sangeet Natak Akademi and Lalit Kala Akademi to provide common platform to India's diverse literary and cultural heritage. He described Maulana Azad as an ideologue of Hindu-Muslim unity who opposed partition of the country tooth and nail. He said Maulana Azad also started Indian Council for Cultural Relations, specifically for Middle Eastern and Muslim countries to tell them about the large number of Muslims in India.

The lecture was organised by Maulana Azad National Urdu University to mark the independence activist's birth anniversary.

رہنمائے دکن

2 NOV 2019

اساتذہ کیلئے این آئی ٹی ٹی ٹی

آرکاترہیتی پروگرام

حیدرآباد۔ 11 نومبر (پریس نوٹ)

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو)، نیشنل

انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنیکل ٹیچرس ٹریننگ اینڈ

ریسرچ (این آئی ٹی ٹی ٹی آر)، بھوپال کے

اشتراک سے ”ٹریننگ دی ٹریس“ کے

موضوع پر شعبہ کمپیوٹر سائنس و انفارمیشن

ٹیکنالوجی، مانو میں اساتذہ کاترہیتی پروگرام

11 تا 15 نومبر 2019ء انعقاد عمل میں

آ رہی ہے۔ پروفیسر عبدالواحد ڈین اسکول

آف ٹیکنالوجی، کے بموجب پروگرام کے

کوآرڈینیٹر ڈاکٹر دیک سنگھ، ایسوسی ایٹ

پروفیسر، این آئی ٹی ٹی ٹی آر اور مقامی کوآرڈینیٹر

ڈاکٹر خلیل احمد، اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ

سی ایس اینڈ آئی ٹی، مانو ہیں۔ یہ پروگرام

پنڈت مدن موہن مالویہ نیشنل مشن برائے

اساتذہ اور درس و تدریس، وزارت فروغ

انسانی وسائل کا حصہ ہے۔

۲۶

మౌలానా సేవలు నిరుపమానం

రాయడుగం: భారతదేశంలోని రాజకీయ, సాహిత్య, సాంస్కృతిక రంగాలలో మౌలానా ఆజాద్ పాత్ర చెరిగి పోనిదని ప్రముఖ చరిత్రకారుడు, జామియా మిలియా ఇస్లామియా యూనివర్సిటీ చరిత్ర విభాగం ప్రొఫెసర్ రిజ్వాన్ కైసర్ అన్నారు. గద్దెబొలిలోని మౌలానా ఆజాద్ జాతీయ ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో సోమవారం మౌలానా జయంతిని పురస్కరించుకొని వేడుకలు నిర్వహించారు. ఈ సందర్భంగా రిజ్వాన్ కైసర్ మాట్లాడుతూ.. మౌలానా హిందూ-ముస్లిం ఐక్యతకు కృషి చేసిన వారిలో అగ్రగణ్యులని, భారత దేశ విభజనను వ్యతిరేకించినవారిలో ఆయన ముందున్నారన్నారు. విద్యాశాఖ మంత్రిగా దేశంలో ఇండీయన్ ఇనిస్టిట్యూట్స్ అఫ్ టెక్నాలజీ(ఐఐఐఐ), సాహిత్య అకాడమీ, సంగీత నాటక అకాడమీ, లలిత కళా అకాడ



ప్రొఫెసర్ రిజ్వాన్ కైసర్ కు జ్ఞాపికను అందిస్తున్న ప్రొఫెసర్ అయూబ్ ఖాన్

మీలను ఏర్పాటు చేసిన ఘనత ఆయనకే దుక్కుతుండన్నారు. ఉర్దూ వర్సెడ్ ప్రొఫైస్ డాక్టర్ ప్రొఫెసర్ అయూబ్ ఖాన్, ఇన్ ఛార్జ్ రిజిస్ట్రార్ ప్రొఫెసర్ నౌషాద్ హుస్సేన్, సీయూసీఎస్ రీఫ్ కన్వల్జింట్ ఆఫీస్ ఆఫీసర్ ప్రొఫెసర్ మహ్మద్ జాఫరుద్దీన్ పాల్గొన్నారు.

దేశ విభజనను ఆజాద్ విభేదించారు

జామియా మిలియా ఇస్లామియా కర్నాటక ప్రొఫెసర్ రిజ్వాన్

గద్దెబొలి న్యూస్ టుడే: మౌలానా ఆజాద్ కలాం ఆజాద్.. హిందూ ముస్లింల ఐక్యత సిద్ధాంతకర్త అని జామియా మిలియా ఇస్లామియా యూనివర్సిటీ చరిత్ర విభాగం ప్రొఫెసర్ రిజ్వాన్ కైసర్ అభివర్ణించారు. నాటి దేశ విభజనను ఆజాద్ పూర్తిగా విభేదించారని పేర్కొన్నారు. గద్దెబొలిలోని మౌలానా ఆజాద్ సేషన్ల ఉర్దూ యూనివర్సిటీ (మాను)లో సోమవారం ఏర్పాటు చేసిన ఆజాద్ స్మారకోపన్యాసానికి ఆయన విచ్చేసి మాట్లాడారు. దేశ రాజకీయ, సాహిత్య, సాంస్కృతిక పటంపై అజాద్ కలాం ఆజాద్ చెరగని ముద్ర వేశారన్నారు. దేశంలో సాహిత్య అకాడమీ, సంగీత నాటక అకాడమీ, లలిత కళా అకాడమీల ఏర్పాటులో ఆజాద్ పాత్ర ఎంతో కీలకమన్నారు. 'మాను' ప్రొఫెసర్ ప్రొఫెసర్ అయూబ్ ఖాన్ మాట్లాడుతూ.. ఆజాద్ దేశానికి అందించిన సేవలు చిరస్మరణీయమన్నారు. ఆయన తీవ్రతం అందరికీ ఆదర్శప్రాయమన్నారు. కార్యక్రమంలో ఇన్ ఛార్జ్ రిజిస్ట్రార్ ప్రొఫెసర్ నౌషాద్ హుస్సేన్, ప్రొఫెసర్ జాఫరుద్దీన్ తదితరులున్నారు.



మాట్లాడుతున్న ప్రొఫెసర్ రిజ్వాన్

Times of India

Glowing tributes to Azad on birth anniv

Omer bin Taher

Hyderabad: Glowing tributes were paid to Maulana Abul Kalam Azad, freedom fighter and first education minister of Independent India on his birth anniversary on Monday at Maulana Azad National Urdu University (MANUU). Prof. Rizwan Qaiser, Dept. of History and Culture, Jamia Millia Islamia, described Maulana Azad as an ideologue of Hindu-Muslim unity who opposed the country's partition. Delivering the Azad memorial lecture on the last day of Azad Day celebrations at MANUU, Qaiser compared the genius of Maulana Azad with Aristotle & Plato. "Maulana Azad's footprints on the political, literary & cultural canvas of India are indelible," he said. Qaiser's lec-

ture 'Siasat, Taleem aur Saqafat: Maulana Abul Kalam Azad aur Hindustani Qaumiyat ky Tameer' (Politics, Education and Culture: Maulana Abul Kalam Azad and the Making of the Indian Nation) was well received by the audience. Speaking about Azad's contribution as education minister, Prof. Qaiser said that he established the network of Indian Institutes of Technology (IITs) in 1951, founded Sahitya Academy, Sangeet Natak Academy and Lalita Kala Academy to provide a common platform to the diverse literary and cultural heritage of India. "This is a celebration of diversity," he observed. Prof. Ayub Khan, pro-vice-chancellor, presiding over the lecture, described Azad as an epitome of humanity and sacrifice.